تصنیف ہوا وہ محض نقالی تھی " [1] سودا اور میر کے شہر آشوب اپنے زمانے کی سیاسی سماجی اور اقتصادی بدحالی کو ہجو کا نشانہ بناتے ہیں اور یہ اعدالیوں کو یوں بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں کہ ہماری نگاہیں ان پر جم جاتی ہیں - بحیثیت مجموعی سودا کا " شہر آشوب " میر کے شہر آشوب سے اچھا ہے - اس میں جزئیات نگاری بہتر ہے - ۱۸۵۷ سے پہلے شہر آشوب کے سلسلے میں راسخ شفیق اور سیاح کے نام بھی لئے جا سکتے ہیں لیکن ان کے کلام میں میر و سودا کی سی بات کہاں ؟

(اودھ پنچ سے پہلے کی اردو شاعری میں ہجویات کی یہ رو شہر آشوب کے علاوہ معاصرانہ چشمکوں کی صورت میں بھی نمودار ہوئی) - چنانچہ جہاں ایک طرف آبرو اور مرزا جان جان مظہر کے مابین اگر چشمکیں ہوئیں وہاں سودا میر ضاحک اور فدوی وغیرہ کے مابین بھی یہ کافی شدت اختیار کر گئیں - لیکن معاصرانہ چشمکوں کی شاید سب سے واضح مثال انشا اور مصحفی کے اشعار میں ملتی ہے - دراصل انشا اور مصحفی نے جس ماحول میں اپنی معاصرانہ چشمکوں کے طفیل مزاح نگاری کو مہمیز دی اس کی اساس بناوٹ اور تصنع پر قائم تھی۔ یہ وہ وقت تھا کہ دلی کا آفتاب تو غروب ہو چکا تھا لیکن لکھنؤ میں ایک نئی حکومت [2] کا ستارہ ابھی ابھی طلوع ہوا تھا - دراصل یہ

---

۱ - " بحث و نظر " ——— ڈاکٹر سید محمد عبداللہ ص ۵۹

۲ - نواب شجاع الدولہ آصف الدولہ اور سعادت علی خان کا دور